M.A ISLAMIC STUDIES SEMISTER (1)PAPER MIS (101)

TOPIC:HAZRAT USMAN GHANI ....

BY MUMTAZ ALAM RAZVI

DATE 14/06/2021

حضرت عثمان غنی کے دور میں بلوائیوں کی شورش اور آپ کی شہادت

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی کا دور خوشحالی اور ترقی کا دور تھا اگرچہ خوشحالی حضرت عمر کے زمانے ہی میں فتوحات کی وجہ آچکی تھی مگر آپ کے دور کو خوشحالی کے اعتبار سے بعض نے حضرت عمر کے دور پہ ترجیح دیا ہے حضرت عثمان غنی نے اپنی فطری سخاوت کی وجہ سے اپنے بیگانے سبھی کا دامن بھر دیا دوسروں کو وظائف بیت المال سے دئے مگر اپنوں کو دینے میں اپنے ذاتی مال کا استعمال کیا مگر اس کے باوجود بھی لوگوں نے بد گمانیاں پھیل گئی جس کی وجہیں مندرجہ ذیل تھیں

آپ کے دور میں رسول اللہ کے دور کے صحابہ انتقال فرما چکے تھے یا ضعیف العمری کے باعث گھروں میں مقید ہو چکے تھے یا پھر سیاسی معاملات سے کنارہ کش ہو چکے تھے بقیہ ان کی اولادیں اور نوخیز لوگوں سے اس بے لوثی اور راستبازی کی امید نہیں تھی جو پہلے کے اصحاب میں تھی

آپ نے ضعیف العمری کے سبب اپنے قریبی لوگوں کو بہت سے اعلی مناصب پر فائز ضرور کیۓ مگر انہیں کوئی منصب دیا تو مشاورت اور قابلیت کے بعد ہی دیا مگر پھر بھی لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے

ادھر عربوں کی یہ کیفیت تھی ادھر اسلامی مملکت میں آباد دوسری قوموں کی فتنہ بھی جاری تھی وہ اگرچہ مسلمانوں کے مطیع ہو چکے تھے مگر اس کے اندر انتقام کی آگ سلگ رہی تھی اور وہ موقع کی تلاش میں تھے کہ مسلمانوں میں اختلاف کی آگ بھرکائے یہودی اور مجوسی اس میں پیش پیش تھے

ان حالات کا فائدہ اٹھا کر عبداللہ بن سبا جو کہ نومسلم یہودی تھا اس نے دھیرے دھیرے لوگوں میں ان باتوں کی تشہیر کی کہ حضرت عثمان غنی نے خلافت اسلامیہ کے تمام مناصب بنوامیہ کو دے دیا ہے اور بیت المال کا سارا مال انہیں کے نام کر دیا ہے اس لئے اس منصب پر نہ تو عثمان غنی ہوں اور نہ ہی بنوامیہ کا کوئی فرد۔ وہ عرب کی دکھتی رگوں سے واقف تھا اس نے اپنے آدمیوں کو شرافت کے لبادے اڑھا کر پوری مملکت اسلامیہ میں پھیلا دیا اس کے خاص مراکز کوفہ، بصرہ اور مصر کی سرزمین تھی یہ اموی عمال و افسران اور امیر المومنین حضرت عثمان غنی کے حوالے سے اقربا پروری اور ناانصافیوں کی منگھڑت کہانیاں لوگوں کو سناتے اور عمال کو تنگ کرتے مدینہ میں حضرت عثمان غنی کو تنگ کیا جاتا تھا دھیرے دھیرے گلیوں میں یہ بے بنیاد افوہیں پھیلنے لگی کہ

خلیفہ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو منصب دینے کے لئے معزز صحابہ کو معزول کر دیا ہے

عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کے وظیفے بند کر دئے ہیں

بیت المال کا دروازہ صرف امویوں کے لئے کھول دیا ہے

بقیع کی چراگاہ کو سرکاری بنا دیا ہے اور عام لوگوں کے داخلے پر پابندی لگا دی ہے

بازار کی چیزیں بالخصوص کھجور کی گٹھلی کی عام فروخت بند کروا دیا ہے اب اسے صرف ان کے افسران ہی خرید سکیں گے

اپنے اقربا کو زمینیں دے دی ہیں

مصاحف کو جلانے کا جرم کیا ہے

تاریخی روایات سے واقف جانتے ہیں ان بیجا الزامات کی کیا حقیقت ہے ان میں سے کوئی الزام درست نہیں ہے سب بے بنیاد اور فتنہ پرور ذہن کی اپج ہے مگر لوگ بغیر جانچے پرکھے اس فتنے کے شکار ہو گئے اور خلیفۃ المسلمین سے بدگمانیاں کر بیٹھے بصرہ، کوفہ اور مصر سے فتنہ پروروں کی ٹولی ایک خاص منصوبے کے تحت ۳۵ ہجری کے موسم حج میں حاجیوں کے بھیس میں مدینہ پہنچ گئی اور مدینہ کے اکابر صحابہ کو اپنے جھانسے میں لینا چاہا مگر حضرت طلحہؓ زبیر اور حضرت سعد و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے صاف طور پر اس معاملے میں ساتھ دینے سے منع کر دیا حضرت عثمان غنی خود اصلاح پسند تھے اس لئے انہوں نے حضرت علی کو ان سے بات کرنے کے لئے بھیجا اور کہا ان کے جائز مطالبے مان لئے جائیں گے حضرت علی نے امیر المومنین کی بات رکھی اور یہ سب لوگ واپس ہو گئے اب امید ہو گئی تھی کہ فتنہ ختم ہو گیا مگر یہ محض خواب و خیال ہی واقع ہوا اور تھوڑی ہی وقت کے بعد فتنہ پروروں کا گروہ انتقام انتقام کا نعرہ بلند کرتا مدینہ میں داخل ہو گیا اور حضرت عثمان غنی کے گھر کا محاصرہ کر لیا حضرت علی نے واپسی اور مطالبہ انتقام کی وجہ پوچھی تو کہا کہ راستے میں دربار خلافت کا قاصد پکڑا گیا ہے جس کے پاس اس مضمون کا خط ہے کہ جب یہ لوگ مصر پہنچے تو وہاں کے عامل ان لوگوں کی گردن اڑا دے آپ نے امیر المومنین سے اس خط کے متعلق پوچھا تو انہوں نے قسم کھا کر اس طرح کے کسی بھی تحریر سے لاعلمی ظاہر کیا شر پسندوں کو اپنے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ہاتھ آ گیا تھا اب اس نے مطالبہ شروع کیا کہ عثمان غنی خلافت سے دستبردار ہو جائیں مگر آپ نے خلافت سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا محاصرہ چالیس دن تک جاری رہا آپ کے گھر میں پانی کی فراہمی روک دی گئی جماعت نماز کی حاضری سے محروم کر دیا گیا صحابہ نے شر پسندوں کو سمجھانے کی کوشش کی جب وہ نہیں مانے تو آپ کے جانثاروں نے ان سے مقابلے کی اجازت آپ سے چاہی مگر آپ نے اس کی اجازت نہیں دی اپنے اعتبار سے حقیقت حال سے واقف کرا. نے کی پوری کوشش کی مگر سب بے فائدہ رہا اور بلوئیوں نے دیوار پھاند کر حضرت عثمان غنی کو عین اس حالت میں جب کہ آپ روزے سے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے تلوار کا وار کر دیا آپ کی بیوی نائلہ نے تلوار ہاتھ سے روکنا چاہا تو ان کی تین انگلیاں شہید ہو گئی اور وہ حضرت عثمان کو نہیں بچا سکی آپ کو بلوائیوں نے انتہائی بے دردی سے شہید کر دی دو دن لاش بے گور کفن پڑی رہی پورے مدینہ پر بلوائیوں کا قبضہ تھا کوئی خوف سے باہر نہیں نکلتا تھا آخر آدھی رات کو چند آدمیوں نے جان پر کھیل کر آپ جنت البقیع کے باہری حصے مین دفن کر دیا